وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال پامال نہ کرے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔

(صحیح بخاری: 1881)

مقبول بارگاہ ہونے کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ جس شخصیت پر تحریف قرآن کا الزام لگا کر کفر کے فتوے لگائے جا رہے تھے، ابھی ان فتوی فروش ملاؤں کے غلیظ الفاظ کا شور مدھم نہیں پڑا تھا کہ اللہ تعالی نے تیسرے ہی دن حرم نبوی کی حاضری اُس کا مقدر فرمائی اور وہ عظیم ہستی اللہ کے فضل اور توفیق سے اس وقت مدینہ شریف کی پر کیف فضاؤں میں بیٹھ کر تفسیر القرآن کے کام میں مصروف ہے۔ اور دوسری طرف فرقہ خطائیہ کا بانی، جس خبیث انسان کو یہ اپنا ''شاہکار'' سمجھتے ہیں، کی بارگاہ نبوی سے دھتکارے جانے کی اور کیا دلیل ہوگی کہ مدینہ کے قریب پہنچ کر حاضری نصیب نہ ہو۔ اور ذلیل کر کے واپس بھیج دیا جائے ۔ ایک دجال کا مدینہ میں داخلہ ممنوع ہوگا اور دوسرا فرقہ خطائیہ کے بانی کا مدینہ میں داخلہ ممنوع ہوا۔ دھتکارے ہوئے لوگوں اور مقبولان بارگاہ ہستیوں کا فرق جان کر جیو۔

صاحب تفسیر ''تبصرہ'' نے لکھا کہ ''ھمز'' اور ''لمز'' ایسی حرکات کا ارتکاب کرنے والے لوگ قابل معافی نہیں ہوتے۔ امام فخر الدین رازی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل فرمایا کہ لفظ ''ویل'' کے ساتھ جن لوگوں کی مذمت کی گئی ہے یہ وہ لوگ ہیں

جو چغلی کھانے والے ہیں

دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے ہیں

اور بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے ہیں

ایک مفسر نے اچھا لکھا کہ

''اس شخص کی عادت ہی بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے، کسی کو دیکھ کر انگلیاں اٹھاتا اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے، کسی کے نسب پر طعن کرتا ہے، کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے، کسی پر منہ در منہ چوٹیں کرتا ہے، کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے، کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا ہے اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے، لوگوں کے بُرے بُرے نام رکھتا ہے اُن پر چوٹیں کرتا ہے اور اُن کو عیب لگاتا ہے''۔

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

مذکورہ باتوں میں سے کون سی بات ایسی ہے جو قبلہ علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے مخالفین میں موجود نہ ہو۔ ان لوگوں کی مثال ان شیاطین کی سی ہے جو آسمانوں پر فرشتوں کی باتیں چوری کرنے جاتے تھے اور واپس آ کر اپنے کاہنوں کو بتاتے تھے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد ان پر پابندی لگا دی گئی۔ اور پابندی بھی ایسی کہ قرآن حکیم نے کہا:

وحفظنها من کل شیطن رجیم ۔ الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبین

اور ہم نے اس کی حفاظت رکھی ہر دھتکارے ہوئے شیطان سے۔ سوائے اس کے جس نے سننے میں ٹوہ لگائی تو اس کے پیچھے ایک دہکتا شعلہ پڑ گیا (حجر: 17،18)

جس طرح ٹوہ لگانے والے شیاطین پر شہاب ثاقب برستے ہیں۔ وہ لوگ جو ہر وقت سادات کی باتوں کی ٹوہ لگاتے رہتے ہیں۔ ان کا اور کوئی کام ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ نیٹ سے سادات کی تقریریں اٹھائیں، تقریریں اٹھا کر ان سے جملے کاٹیں اور ان جملوں سے اپنی مرضی کے معانی نکالیں اور شیاطین کی طرح وہ نامکمل باتیں دنیا تک پہنچائیں، وہ لوگ انتظار کریں کہ قدرت کی طرف سے اس کے غضب کے شہاب ثاقب کب اُن پر برستے ہیں۔۔۔ ہمارا یقین ہے کہ دنیا عنقریب اللہ کے عذاب کے شہاب ثاقب ان پر برستے ہوئے دیکھے گی۔ ان شاءاللہ

جیسے شیاطین باتیں چوری کر کے اپنے چیلوں، نجومیوں اور کاہنوں کو بتا کر زمین میں فساد بپا کرنے کی کوشش کرتے تھے بالکل یہی طرز عمل ان لوگوں نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔۔۔ کسی سید کی باتوں کی اپنی من مانی تاویلیں کرنا اور سادات کی باتوں کو کانٹ چھانٹ کر پیش کرنے کے عمل سے ہم بالکل بھی حیران نہیں ہیں کیونکہ ان لوگوں کا فکری شجرہ جن لوگوں سے ملتا ہے بلکہ ہمیں تو لگتا ہے کہ ان کا شجرہ نسب بھی انہیں سے ملتا ہے وہ تو قرآن کریم کے الفاظ کے معانی بھی اپنی مرضی سے کیا کرتے تھے۔ خوارج کے ایسے طرز عمل کو دیکھتے ہوئے ہی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم نے فرمایا تھا:

کلمة حق ارید بها الباطل

یعنی کہی جانے والی بات تو حق ہے لیکن اس سے جو معنی مراد لیا جا رہا ہے وہ بالکل باطل ہے۔ (صحیح مسلم: 2468)

حفاظت ناموس ثقلین (قرآن اور اہل بیت) ہمارا اولین مقصد ہے۔ قرآن کی تعلیمات کا پرچار ہمارا مشن ہے۔ قرآن مجید ہماری دعوت کی بنیاد ہے۔ لیکن بریلویت کے لبادے میں چھپے ناصبی آج بھی اپنے فکری آباؤ اجداد کی طرح قرآن پاک کو ڈھال بنا کر اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین کی توہین کے مشن پر عمل پیرا ہیں۔

مشن اپنا اپنا نصیب اپنا اپنا

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

''ھامز'' دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے، کسی کے نسب پر طعنہ زنی کرنے والے اور کسی کی ذات میں عیب تلاش کرنے والے کو کہتے ہیں۔ان ناصبی ''ھامزوں'' کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی ہے کہ سادات اکٹھے کیوں ہو رہے ہیں۔سادات کے درمیان پھوٹ ڈلوانے کے لئے جھوٹی باتیں دوسروں کی طرف منسوب کر کے بیان کی جا رہی ہیں، اور اپنے اس مذموم مقصد کی تکمیل کے لئے نعشوں کی فروخت بھی جاری ہے۔سید زادیوں پر تہمتیں لگائی جا رہی ہیں۔کسی کے نسب پر طعن کرنا اس کی ماں پر تہمت لگانے کے ہی مترادف ہے۔ویسے مزے کی بات یہ ہے کہ سادات کی ماؤں پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں اللہ تعالی کی طرف سے واہ وا انتظام کیا گیا ہے۔

اعلی حضرت فاضل بریلی نے لکھا کہ:

''سادات کرام کی تحقیر کفر ہے''

پھر ایک روایت نقل فرمائی:

من لم یعرف حتی عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافقا واما لزنیۃ واما لغیر طھو

جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں۔یا **تو منافق ہے یا ولد زنا ہے یا حیضی بچہ**

(فتاوی رضویہ: جلد22)

حدیث کے مطابق سادات کے نسب پر طعن کرنے والوں کا اپنا نسب مشکوک ہے۔اور فتاوی رضویہ کے مطابق سادات کے نسب پر طعن کرنے والے کو 80 کوڑے مارے جائیں گے

''اور اس میں شک نہیں جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ، اور جو سید مشہور ہو اگرچہ واقعیت معلوم نہ ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسّی کوڑوں کا سزاوار، اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم ہے اور بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام''

(فتاوی رضویہ: جلد24)

ایک دوسرے مقام پر اعلی حضرت نے لکھا کہ

''یہ فقیر بارہا فتوی دے چکا ہے کہ کسی کو سیّد سمجھنے اور اس کی تعظیم کرنے کے لئے ہمیں اپنے ذاتی علم سے اسے سیّد جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سیّد کہلائے جاتے ہیں ہم ان کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات کی حاجت نہیں، نہ سیادت کی سند مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا۔اور خواہی نخواہی سند دکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دکھائیں تو برا کہنا اور مطعون کرنا ہرگز جائز نہیں''

(فتاوی رضویہ: جلد29)